قارئین کے سوالات

جوابات

مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم

سوال : قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا مسجد میں اذان کہی جا سکتی ہے ؟ عبدالقدوس جہلم

جواب : مسجد میں اذان کہنا جائز اور درست ہے ، جیسا کہ حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے کہتے ہیں :

(كان النداء على عهد رسو ل الله ﷺ و ابى بكرؓ و عمرؓ عندالمنبرالخ) ترجمہ :"رسول اللہؐ، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے عہدِ مبارک میں اذاں منبر کے پاس ہوتی تھی"۔(المعجم الکبیر للطبرانی : ۷/۱۴۶)

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے اس کی سند کو "صحیح" کہا ہے (نیل المقصود : ۱/۳۲۹)

واضح رہے کہ حنفیوں اور بریلویوں کے نزدیک مسجد میں اذان کہنا ممنوع ، ناجائز اور بدعت ہے۔

جیسا کہ حنفی مذہب کی معتبر ترین کتابوں میں لکھا ہے :" ولا يؤذن في المسجد " یعنی " مسجد میں اذان نہ کہی جائے"۔ (فتاویٰ قاضی خان : ۱/۳۸)(فتاویٰ عالمگیری : ۱/۵۵)(فتاویٰ فیض کرکی : ۲۶ مخطوطہ)

اب تقلید پرستوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے امام سے مسجد میں اذان کا جواز ثابت کریں ، ورنہ تقلید چھوڑ دیں یا مسجد میں اذان کہنا ترک کر دیں !

اہلِ بدعت کے امام احمد رضا خان بریلوی مسجد میں اذان کہنا مطلق طور پر ممنوع اور بدعت قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں :"مسجد کے اندر اذان کا ہونا ائمہ نے منع فرمایا ہے اور مکروہ لکھا ہے اور خلافِ سنت ہے ، یہ نہ زمانۂ اقدس میں تھا ، نہ زمانۂ خلفائے راشدین نہ کسی صحابی کی خلافت میں ، نہ تحقیق معلوم کہ یہ بدعت کب سے ایجاد ہوئی ، نہ ہمارے ذمہ اس کا جاننا ضروری ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ : ۱/۴۱۰)

نیز لکھتے ہیں :"ہمارے ائمہ کی تصریح ہے کہ مسجد میں اذان نہ ہو ، مسجد میں اذان مکروہ ہے ، تو ہمیں سنت اختیار کرنا چاہیے ، بدعت سے بچنا چاہیے"۔(ایضاً)

مزید لکھتے ہیں :"مسجد میں اذان دینا ممنوع ہے اور اس میں دربارِ الٰہی کی بے ادبی ہے ، تو جو مسجد اپنی ہے ، اس میں خود مخالفتِ سنت نبی کریم ﷺ وارتکابِ بے ادبی دربار عزت کا مؤاخذہ اس کی ذات پر ہے اور جو مسجد پرائی ہے اوروں کا اس میں اختیار ہے ، اس کا مؤاخذہ ان پر ہے ، اس کے ذمے صرف انکار کھا گیا ہے کہ منکر پر قدرت نہ ہو